عمرہ کئے بغیر احرام کھولنے کا حکم

مجیب: ابوحفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2503

تاریخ اجراء: 16 شعبان المعظم 1445ھ / 27 فروری 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

ایک شخص جو کہ مکہ مکرمہ میں ہی قیام پذیر ہے، اس نے کرونا کے زمانے میں مسجد عائشہ سے عمرے کا احرام باندھا، جب وہ عمرہ کرنے کیلئے حرم کعبہ میں داخل ہونے لگا، تو اُسے کسی وجہ سے عمرہ کرنے سے روک دیا گیا۔ لہذا اس شخص نے احرام کھول دیا۔ اور اس کے بعد سے اب تک اس نے عمرے یا حج کا احرام نہیں باندھا۔ اب ایسی صورت میں اس کیلئے کیا حکم ہو گا؟ اور کیا اس پر دم لازم ہو گا یا نہیں؟

نوٹ: سائل نے بتایا کہ جب اس نے احرام کھولا تو اس نے اپنے گمان میں یہ سمجھا کہ اس طرح وہ احرام سے باہر ہو جائے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں اس شخص نے اپنے گمان میں جو احرام ختم کرنے کی نیت سے احرام کھولا، تو در حقیقت وہ اس نیت سے احرام سے باہر نہیں ہوا، اور اس کا احرام ختم نہیں ہوا، بلکہ وہ شخص ابھی بھی بدستور احرام کی حالت میں ہی ہے، اس پر لازم ہے کہ فوراً ہی احرام کی خلاف ورزیاں ترک کر دے اور دوبارہ سے احرام کی پابندیوں میں آ جائے، اور احرام کی دو چادریں پہن کر جلد ہی اپنے ذمے لازم ہونے والے عمرے کو ادا کرے۔

یاد رہے! چونکہ وہ شخص ابھی تک مُحرم ہی ہے، تو اب اُسے مسجد عائشہ یا کسی بھی جگہ سے احرام کی نئی نیت کرنے کی ضرورت نہیں۔ اگر نئے سرے سے عمرے کی نیت کرے گا تو دو احراموں کو جمع کرنے اور پھر اُن میں سے ایک کے رفض (ختم) ہو جانے کے سبب اُس رفض ہونے والے عمرے کی قضا اور ایک دم لازم ہو جائے گا، لہذا بغیر نئی نیت کئے، صرف چادریں پہنے اور فوراً طواف و سعی کرنے چلا جائے اور طواف و سعی کے بعد حلق یا تقصیر کر کے احرام سے باہر ہو۔

پھر اس صورت میں چونکہ اس نے اپنی لاعلمی کی بناء پر احرام ختم کرنے کی نیت کر لینے کے بعد، **ممنوعاتِ احرام** کاموں کا ارتکاب کیا، لہذا اس صورت میں تمام ممنوعاتِ احرام کے بدلے صرف ایک ہی دم لازم ہو گا، جس کی ادائیگی حدودِ حرم میں کرنا ضروری ہو گا، نیز اس کے ساتھ ہی اتنے عرصے تک **ممنوعات** کے ارتکاب کے سبب گناہگار بھی ہوا، لہذا اس گناہ سے توبہ کرنا بھی اس پر لازم ہو گا۔

احرام توڑنے کی نیت کرنے اور ممنوعات احرام کاموں کا ارتکاب کرنے سے احرام ختم نہیں ہوتا، جیسا کہ مبسوط سرخسی میں ہے: ”وكذلك بنية الرفض وارتكاب المحظورات فهو محرم على حاله“ ترجمہ: محرم احرام توڑنے کی نیت اور ممنوعات کے ارتکاب کے سبب بھی حالت احرام ہی میں رہے گا۔ (مبسوط سرخسی، جلد4، صفحہ122، دار المعرفۃ، بیروت)

اگر کوئی عمرے کے دو احراموں کو جمع کرے، تو ایک کے افعال شروع کر دینے سے دوسرے کا خود بخود رفض ہو جائے گا، اور رفض ہونے والے عمرے کی قضا کے ساتھ، دم بھی لازم ہو گا، چنانچہ بحر الرائق میں ہے: ”وإن كانا معا أو على التعاقب فالحكم كما تقدم في الحجتين من لزومهما عندهما خلافا لمحمد من ارتفاع أحدهما بالشروع في عمل الأخرى عند الإمام خلافا لأبي يوسف ووجوب القضاء ودم للرفض“ ترجمہ: اور اگر دو عمروں کا احرام ایک ساتھ ہو یا ایک کے بعد دوسرے کا ہو تو اس کا حکم وہی ہے جو دو حج کو جمع کرنے کا بیان ہوا یعنی یہ دونوں عمرے شیخین کے نزدیک لازم ہو جائیں گے، بر خلاف امام محمد کے۔ اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دوسرے کے افعال میں شروع ہونے سے اُن میں سے ایک کا ارتفاع ہو جائے گا، بر خلاف امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے اور اس چھوٹنے والے عمرے کی قضا واجب ہو گی اور رِفض (ترکِ) عمرہ کا ایک دم لازم ہو گا۔ (البحر الرائق، ج3، باب اضافۃ الاحرام الی الاحرام، ص56، دار الكتاب الإسلامي)

احرام ختم ہو جانے کے گمان سے اگر چند ممنوعاتِ احرام کام کئے، تو سب کے بدلے ایک ہی دم لازم ہو گا، جیسا کہ ردالمحتار علی الدر المختار میں ہے: ”نية الرفض باطلة لأنه لا يخرج عنه إلا بالأعمال، لكن لما كانت المحظورات مستندة إلى قصد واحد وهو تعجيل الإحلال كانت متحدة فكفاه دم واحد۔ بحر۔ قال في اللباب اعلم أن المحرم إذا نوى رفض الإحرام فجعل يصنع ما يصنعه الحلال من لبس الثياب والتطيب والحلق والجماع، وقتل الصيد فإنه لا يخرج بذلك من الإحرام، وعليه أن يعود كما كان محرما ويجب دم واحد لجميع ما ارتكب، ولو كل المحظورات وإنما يتعدد الجزاء بتعدد الجنايات إذا لم ينو الرفض، ثم نية الرفض إنما تعتبر ممن زعم أنه خرج منه بهذا القصد لجهله مسألة عدم

الخروج، وأما من علم أنه لا يخرج منه بهذا القصد فإنها لا تعتبر منه "ترجمہ: احرام کو ختم کرنے کی نیت باطل ہے کیونکہ بغیر افعال کے احرام سے نہیں نکلا جاسکتا، لیکن جب ممنوعات ایک ہی قصد کی طرف منسوب ہوں اور وہ جلد احرام سے نکلنا ہے تو تمام جنایات ایک ہی سمجھی جائیں گی اور اسے ایک دم کافی ہو گا۔ لباب میں فرمایا: جان لے کہ محرم جب احرام سے نکلنے کی نیت کر لے اور وہ کام شروع کر دے جو غیر محرم کرتا ہے جیسے سلے ہوئے کپڑے پہننا، خوشبو لگانا، حلق کروانا، جماع کرنا اور شکار کو قتل کرنا، تو وہ اس نیت سے احرام سے باہر نہیں آئے گا اور اُس پر لازم ہو گا کہ جیسے پہلے محرم تھا، اسی حالت پر واپس لوٹ آئے اور اُس پر تمام ممنوع اُمور کے ارتکاب کے عوض ایک ہی دم لازم ہو گا، اگرچہ اُس نے سارے ہی ممنوعات احرام کا ارتکاب کیا ہو اور متعدد جنایات سے متعدد کفارے اُس وقت لازم ہوتے ہیں جب احرام سے نکلنے کی نیت نہ کی ہو۔ پھر احرام سے نکلنے کی نیت اُسی کی معتبر ہے جو یہ گمان کرتا ہو کہ وہ اس قصد کے ذریعے احرام سے نکل جائے گا۔ اور جو جانتا ہو کہ اس طرح صرف نیت سے وہ احرام سے نہیں نکلے گا تو اب اس کی یہ نیت معتبر نہیں ہو گی (اور متعدد جنایات سے متعدد کفارے لازم ہوں گے)۔ (ردالمحتار علی الدر المختار، جلد 3، باب الجنایات، صفحہ 665، دار المعرفۃ، بیروت)

دم کے جانور کی قربانی حرم میں کرنا ضروری ہے، چنانچہ لباب المناسک میں ہے: "والثالث: ذبحه في الحرم "ترجمہ: (دم کی ادائیگی کی شرائط میں سے) تیسری شرط، اُس جانور کا حرم میں ذبح ہونا ہے۔ (لباب المناسک، فصل فی احکام الدماء، ص 554، مطبوعہ مکۃ المکرمۃ)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم